ماشاءاللہ ولا قوۃ الا باللہ
انوارِ
آفتابِ
صداقت
تصنیف
اضی فضل احمد صاحب حنفی نقشبندی مجددی صادقی
علیہ الرحمۃ
پنشنر کورٹ انسپکٹر لدھیانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانو! وہابیوں اور مرزائیوں سے بچو

سنہ ۱۳۵۴ھ

انوار آفتاب صداقت

سنہ ۱۹۳۵ء

مصنفہ

قاضی فضل احمد صاحب عفا اللہ تعالیٰ عنہ سنی حنفی نقشبندی صادقی

کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لودھیانہ

کتب خانہ سمنانی اندرکوٹ

میرٹھ نے شائع کیا

تقاریظ سرآمد مشاہیر صوفیاء کرام و علماء عظام ملک پنجاب و ہندوستان ابقاہم اللہ تعالیٰ

تقاریظ صوفیاء عظام و علماء کرام علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

(۱) تقریظ جناب قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین حضرت پیر حاجی صوفی جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی محدث علی پوری دام ظلہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ فقیر نے اس کتاب انوار آفتاب صداقت کا بعض جگہ سے مطالعہ کیا۔ حقیقت میں فاضل مصنف نے عقائد باطلہ کی تردید اور عقائد حقہ کی تصدیق کے اظہار میں وہ کام کیا ہے۔ جس کی نظیر قبل ازیں فقیر کی نظر سے نہیں گذری۔ الحمد للہ کہ قاضی صاحب نے جس وضاحت اور دلائل حقہ سے کام لے کر فرق باطلہ کی کتب مفصلہ سے ان کے مزخرفات کو قلم بند کیا ہے وہ خاصۃً ان کی سعی کا نتیجہ اور قابل امتنان ہے عوام الناس جو کہ فرق ضالہ کے مکائد سے ناواقف ہونیکی وجہ سے انکے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔ وہ بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد صراط مستقیم کی طرف رجوع کئے بغیر نہیں رہ سکتے نفس الامر میں یہ انوار آفتاب عقائد درست کرنیکے لئے عروۃ الوثقیٰ ہے۔ اس لئے فقیر اہل اسلام کو عموماً اور یاران طریقت کو خصوصاً ہدایت کرتا ہے کہ اس کتاب کو اپنا حرز جاں بنا دیں۔ اور اس مخزن ہدایت و معدن صداقت کو اپنا نصب العین قرار دیں۔ اخیر میں فقیر قاضی صاحب موصوف کے لئے دعا کرتا ہے کہ خداوند عالم ان کی ہمت میں برکت دیوے اور اہل اسلام کو ان کی فیض سے دیر تک متمتع ہونے کا موقع عطا فرمائے ع این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد :

الراقم جماعت علی عفی اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ ۔ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۳۶ھ سنہ

(۲) تقریظ حضرت مولانا مولوی حافظ صاحبزادہ اکبر سید محمد حسین صاحب علی پوری سند دستار فضیلت یافتہ مدرسہ دیوبند مدظلہ العالی

حامدًا و مُصلّیًا و مُسلّمًا ۔ میں نے کتاب انوار آفتاب صداقت کے بعض مقامات کو دیکھا

کے نیچے خلاصہ نجات پائیں۔ سو الحمد للہ کہ یہ کام ازل میں مکرم جناب قاضی صاحب موصوف کے نام تحریر ہو چکا تھا۔ اس لئے قاضی صاحب نے نہایت عرق ریزی سے ان مسائل کو بدلائل عقل و نقل کماحقہ ثابت کر دکھلایا۔ اور فرقہ دیوبندیہ وہابیہ کی برسوں کی خفیہ خباثت کو ایسا ظاہر کیا۔ کہ مزید براں ممکن ہی نہیں۔ جزاہ اللہ خیر الجزاء فی الدارین۔ آمین

فقیر (ابو الفرید) خوشی محمد عفی عنہ حنفی نقشبندی خطیب مسجد کیمپ جالندھر

جو ہے خوشی خدا کی وہ ہے خوشی محمد ذلقعدہ ۱۳۳۸ھ ہجری

(۳۳) تقریظ حضرت مولٰینا مولوی مفتی سید محمد حنیف صاحب حنفی چشتی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہ نکودر ضلع جالندھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انوار آفتاب صداقت ہوئی طلوع
اب مُردنی سی چہرۂ دشمن پہ چھا گئی

کہتے ہیں اہل حق یہ مخالف کو دیکھ کر
اے نجدیاں ہند قیامت ہے آ گئی

یہ کتاب جو آفتاب انوار صداقت کے نام سے ظلمت کدۂ عالم پر آفتاب بن کر ضو افگن ہوتے کو ہے اور جس کے مضامین کی بلند پردازی مصنف کے زور تخیل کی رہین منت ہے اس قابل ہے کہ اس کو اختلافی مسائل میں حکم دے کر عمل پیرا ہوں۔ اس نیاز مند نے مختلف مقامات سے اس کو دیکھا اور موافق عقائد و عمل اہل حق پایا۔ یہ اس کا مخصوص فضل ہے۔ جس نے عالی جناب قاضی صاحب کو اس سعادت عظمٰی کے لئے منتخب فرمایا۔ فضل احمد نے لکھی فضل محمد سے کتاب ۔ کیسے باریک مضامین ہیں اللہ اللہ۔ حررہ فقیر سید محمد حنیف چشتی سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ امانت علی قدس سرہٗ خطیب جامع مسجد و مفتی نکودر۔ ۱۲ر اگست ۱۹۲۰ء

تقاریظ علماء کرام ہندوستان

(۳۴) تقریظ اعلیحضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضور پُر نور حافظ قاری حاجی مولٰینا و بالعلم اولٰینا ابو الفضل مولٰینا مولوی قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قادری دام ظلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی فضل احمد علی العلمین جمیعا واقامہ یوم القیمۃ للمذنبین شفیعا و

بعثہ رحمۃ للعلمین وکان فضل احمد ملاذ اللائذین ومعاذ العائذین فی الدنیا ویوم الدین
فمن لاذ بہ فقد لاذ بملاذ کریم ومن عاذ بہ فقد عاذ بمعاذ عظیم ومن حاد عنہ فقد باد
وحاد الحیاد فی جہنم وبئس المہاد وصلی اللہ تعالی وسلم علی سیدنا الحبیب المصطفی والشفیع الرفیع المرتجی وعلی
آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ دائما ابدا الی یوم الدین وسرمدا سرمد الداہرین ولعن الکفرۃ التبابیۃ
خصوصا النجدیۃ الوہابیۃ لاسیما الشیطانیۃ الکذابیۃ فانہم تعدوا حدہم وسبوا اعزاء اللہ ورسولہ
فقابلہم حسیب اللہ والرسول ویقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبہم جہنم یصلونہا فبئس المصیر
لاجرم ان اللہ خصیمہم واللہ بما یعملون بصیر ۔ فقیر غفر المولی تقدیر نے مولینا المکرم ذی اللطف والکرم
حامی سنت ماحی بدعت راشد ارشد مولوی قاضی فضل احمد ایدہ اللہ بفضل احمد صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم وکرم ومجد کی یہ کتاب انوار آفتاب صداقت خود مصنف کی زبان سے بالاستیعاب سنی اللہ کے
ثبات علی الیقین ۔ وصلابت فی الدین واعانت مہتدین واہانت مفسدین پر حمد الٰہی بجا لایا وللہ الحمد فی
الاولی والآخرۃ ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ جعل اللہ سعیہ مشکورا وذنبہ مغفورا وعدوہ
فی الدین مقہورا ولقی السنۃ نضرۃ وسرورا ورزقہم فی الدارین فضلا وفوزا وجعل الوہابیۃ قوما
بورا وجعلہم کانہم ہباء منثورا ۔ یہ کتاب اکثر مسائل متنازع فیہا کی جامع اور اصول وفروع
وہابیت کی قامع ہے کانہ علی الوہابیۃ سقر لا تبقی ولا تذر جمع فاوعی واستقصی فما الغی من
غث ولا سمین ولا رخیص ولا ثمین ۔ انصاف خیر الاوصاف ہے ۔ اگر وہ پیش نظر ہو تو راہ صاف
ہے ۔ مردود پر سو رد کئے جائیں ۔ اور ایک ہی لاجواب ہے تو اسی قدر کافی اعتراض مطرود کے سو جواب دیئے
جائیں ۔ اور ایک ہی قاطع ہو تو اتنا ہی وافی نہ کہ جہاں قواطع وافر لوامع متکاثر ۔ اصح الکتب
بعد کتاب اللہ صحیح امام بخاری علیہ رحمۃ الباری ہے ۔ اس کے بھی شواہد ومتابعات مع التزام
اصول نہ تراجم وتعلیقات ۔ بے مراعات شرط موصول تو سخت بے انصافی ہوگی ۔ اگر کہیں کہیں سے
کچھ زوائد یا نوازل لے کر ان پر اپنے اسید سے اعتراض کریں ۔ اور اس کا نام جواب رکھیں ۔ بلکہ
کل کلام سے گلو گشاں ہوں تو عہدہ برا ہوں وانی لہم ذلک واللہ لا یہدی الوہابیۃ
الا الی طریق المہالک ۔ فقیر اپنے تمام اخوان اہلسنت اور بالخصوص برادران طریقت سے اس کتاب کی
سفارش خیر کرتا ہے ومن یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا رزقنا اللہ شفاعۃ المصطفی
فی الدنیا والآخرۃ یوم القضاء صلی اللہ تعالی وسلم علیہ وعلی آلہ وصحبہ احمد رضا آمین ۔ والحمد للہ
رب العلمین ۔ قالہ بفمہ وامر برقمہ العبد الفقیر احمد رضا القادری البریلوی ۔

کان اللہ لہ وحقق امله وصانه عن شر کل غبی وحوی کاربع بقین من صفر المظفر سنۃ تسع و ثلثین والف وثلثمائۃ من ہجرۃ من ید المظفر صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلی من احمد جمیعا عفا وغفر الامین ۔

مہر مدرسہ اہلسنت وجماعت بریلی | مہر احمد رضا خاں قادری | مہر محمد رضا خاں قادری عرف محمد عبدالرحیم

مہر عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں | مہر مصطفیٰ رضا خاں قادری آل الرحمن محمد عرف ابوالبرکات محی الدین جیلانی

مہر محمد عبداللہ السنی الحنفی القادری الرضوی

(۳۵) تقریظ حضرت مولٰینا المکرم سید غلام قطب الدین صاحب چشتی نظامی پردیسی ریبھاری سہیل ہند سہسوانی سرپرست حلقہ انجمن اشاعت الحق بریلوی

ہوالحق۔ میرے محترم بزرگ حضرت مولٰینا قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی جو نہ صرف سنی ہونے کا فخر رکھتے ہیں بلکہ سنی گر اور محی السنۃ ہیں۔ آپ نے تمام دنیا کے سینوں پر احسان عظیم بصورت کتاب انوار آفتاب صداقت فرمایا ہے۔ کتاب انوار آفتاب صداقت اپنی خوبیوں سے یقیناً ہر قلب کو منور اور درخشاں کرے گی مسلمانو سنیو! دل کے ہاتھوں سے عقیدہ کے ہاتھوں اس کتاب کو تھامو۔ دل میں عمل اور محبت سے رکھو۔ میں حقیر واعظ اس کتاب کی تعریف اور قدر کے موافق اپنے پاس الفاظ نہیں رکھتا۔ مگر مختصر عرض کرتا ہوں۔ کہ بہت کتابوں اور بہت عالموں کے مسائل سب انوار آفتاب صداقت میں جمع کر دیئے گئے ہیں ۔ خادم دین سید المرسلین سید غلام قطب الدین چشتی نظامی سہیل ہند سہسوانی عرف پردیسی ریبھاری صدر حلقہ اشاعت الحق بریلی یکم ربیع الاول ۱۳۳۹ھ

تقاریظ علمائے کرام ریاست رامپور افغاناں

(۳۶) تقریظ حضرت مولٰینا الفاضل ادیب کامل مولوی محمد ظہور الحسین العمری الفاروقی النقشبندی المجددی مقام رام پور

الحمد للہ الذی اتمع الاباطیل واعوانه وازھق الحق عبیل والضلال واظھر الحق واجہر برھانہ واظہرہ بحیث لا یمکن کتمانه واوضح منابجہ ومناطه وشید والکانه ورفع اعلام الدین و شید بنیانه ونصر اهله ونور حزبه واعلی شانه وقمع اعدائه والصلوۃ والسلام علی حبیبه محمد الذی ظهر دینه فانمحق الباطل والساطین ۔ اما بعد فقد اطلعت علی بعض الکتاب الذی الفه الفاضل الحنفی صاحب تعیقا الاوحد الاسعد الاثیل

الناس کی طرح سمجھ رہے ہیں۔

جن میں تمام کافر و مشرک چوہڑے چمار بھی داخل ہیں۔ خدا اپناہ میں رکھے ایسی سوء اعتقادی سے ۔

فتوائے علمائے کرام صوبہ پنجاب عقائد بالا پر

کتاب عروۃ المقلدین بالہام القوی المبین مصنفہ مولانا مولوی غلام دستگیر علیہ الرحمۃ قصوری لاہوری صاحب کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل مطبوعہ قادری مقام قصور واقع سنہ ۱۳۰۰ ہجری صفحہ نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال۔ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ باری تعالٰے کا عرش پر مکان ہے اور اسکے ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اعضاء جوارح ہیں۔ نیز یہ عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اور یہ بھی عقیدہ ہے کہ اُس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی (علیہ السلام) اور ولی (رحمۃ اللہ علیہ) جن اور فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔ اور جو لوگ حرف ضاد کو ظا پڑھتے ہیں یعنے غیر المغضوب والضالین کو غیر المغظوب والظالین پڑھتے ہیں۔ اور جس کوئیں میں کتا، سور، بلی، چوہا وغیرہ مر کر گل جائے تو اُس پانی کو پاک جان کر پیئے اور اُس سے وضو اور غسل کر لیتے ہیں۔ آیا ایسے عقیدہ والوں اور ایسے کام کرنے والوں کے پیچھے اہل سنت کی نماز روا ہے یا نہیں۔

الجواب واللہ هو الملهم للصواب

ان تینوں عقیدوں والوں اور دونوں کام کرنے والوں کے پیچھے اہل سنت کی نماز روا نہیں۔ اس کتاب یا فتوی پر اٹھارہ (۱۸) اکس علماء

المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا وکرما بلفظہ صفحہ ۲ - سطر ۱۶ براہین قاطعہ ؛

کہیئے کون سے اہل سنت بڑی شد و مد سے خلف وعید کے قائل ہیں - اگرچہ بعض اشعریہ اس کے قائل لیکن محققین اشاعرہ جو کثرت سے اس کے قائل نہیں ، اور ماتریدیہ تو کلہم قائل نہیں - حالانکہ آپ بھی ماتریدیہ میں قدم رکھتے ہیں - اور بعض اشاعرہ کی سند کو پیش کرتے ہیں - آفرین ہے ؛

عجب العجب اور طرہ اور طرفہ مولوی رشید احمد اور مولوی خلیل احمد کی دیانت کا یہ ہے جو انہوں نے کتاب ردالمحتار کے نقل کرنے میں فرمایا ہے - اور اس مثل کو انہوں نے حق الیقین کے درجہ پر ثابت کر دیا ہے - کہ کسی شخص نے ایک وہابی مولوی سے کہا آپ ہم کو نماز پڑھنے کی نہایت تاکید کیا کرتے ہیں - اور نہ پڑھنے والوں پر کفر کا فتوے لگایا کرتے ہیں - لیکن قرآن میں تو نماز پڑھنے کا حکم ہی نہیں - بلکہ اس کی ممانعت آئی ہے - مولوی صاحب نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے تو اس شخص خود غرض نے کہا کہ قرآن شریف میں صاف لا تقربوا الصلوٰۃ کہ تم نماز کے پاس بھی مت جاؤ - مولوی صاحب نے فرمایا - او میاں آگے اس کے وانتم سکاریٰ بھی تو پڑھ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو وہ حکم پیش کریں گے جو ہمارے لئے مفید ہو - باقی سے ہم کو کیا غرض - اور یہ بھی تو سارے قرآن پر تو آپ نے عمل نہ کیا ہوگا - انتہیٰ ؛

اس مثال کو یاد رکھ کر سنئے کہ آپ کے مرشدان عالی نے کیا دیانت فرمائی ہے - اور ردالمحتار کی عبارت کو کس خیانت سے متروک کیا ہے - اصل عبارت یوں ہے :-

ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا وکرما - وصحح التفتازانی وغیرہ بان المحققین علی عدم جوازہ وصرح النسفی بانہ الصحیح لاستحالتہ علیہ تعالیٰ لقولہ تعالیٰ وقد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدی وقولہ تعالیٰ ولن یخلف اللہ وعدہ ای وعیدہ (بلفظہ صفحہ ۳۵۱ - سطر ۱۲) ؛

دیکھیے - اس عبارت متممہ سے بدلا ثابت ہے کہ اشاعرہ بھی جو محققین ہیں خلف وعید

کو ناجائز قرار دے رہے ہیں اور اس کو اللہ تعالٰی پر محال فرما رہے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر محقق اشاعرہ اس کے قائل ہوئے ہیں۔ جو محققین کے سلسلے ان کی کوئی وقعت نہیں۔ مگر افسوس ہے آپ کے مرشدان با دیانت پر کہ انہوں نے عبارت کو جو حاشیہ التفتازانی سے شروع ہوتی ہے۔ آخر تک تین سطروں کو اپنا مخالف جان کر تحریف کر کے خیانتاً حذف کر دیا۔ اور لاتقربوا الصلوٰۃ کی مثال کو ہاتھوں پر سرسوں کی طرح اگا دیا۔ جب اُن کی دیانت یہاں تک ہے تو اُن کی امانت و صیانت کی حضانت آپ کو مبارک ہو۔ اہل سُنّت و جماعت خالص سُنی حنفی ان کی ایک بات پر بھی اعتبار نہیں رکھتے۔ اور نہ رکھیں گے ❁

یہ بھی یاد رہے کہ محققین اشاعرہ میں سے علامہ تفتازانی اور دیگر اشاعرہ علامہ نسفی رحمہم اللہ تعالٰی و دیگر اکابر وہ کیسے آپ کے خلف وعید کی جڑ کاٹ رہے ہیں۔ اور آیات قرآنیہ سے اس کا استحالہ اللہ تعالٰی پر قرار دے رہے ہیں۔ اس کے سوا ایک اور خیانت مولوی خلیل احمد صاحب کی لکھتا ہوں کہ وہ لکھتے ہیں۔ وہو ہذا۔

اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

بلفظ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ سطر ❁

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں اس طرح لکھتے ہیں۔ وہو ہذا۔

اس جگہ اشکال لاتے ہیں کہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ دیوار کے پیچھے ہے جواب اس کا یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں اور روایت اوپر اس کے صحیح نہیں ہوئی بلفظ۔ ترجمہ۔ مدارج النبوت جلد اول صفحہ ۱۲ سطر ۸ یہاں بھی وہی مثل لاتقربوا الصلوٰۃ کی ثابت ہے۔ العیاذ باللہ ❁

آپ کا یہ کہنا کہ اہل سنت بڑی شد و مد سے خلف وعید کے قائل ہیں بالکل لغو ثابت ہوا۔ ہاں آپ جیسے وضعی اور مصنوعی اہل سُنّت ضرور بڑی شد و مد سے قائل ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ اہل سُنّت و جماعت کا حزب یا گروہ وہی ہے جو ماتریدیہ ہے اور اشعریہ ہے اور وہ وہی ہیں جو مقلدین مجتہدین ائمہ اربعہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام مالک

اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ جو شخص ان کے عقائد کے خلاف ہے وہ اہل سنت سے خارج ہے ؛

بعض اشاعرہ کے کلام سے خلف وعید کا جواز نکلتا ہے۔ اسے امکان کذب سے کوئی علاقہ نہیں۔ خود اشاعرہ نے اس معنی کا ابطال کیا ہے سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں اس کی بحث کافی وافی ہے ؛

پس اس سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نہ تو اشاعرہ اور نہ ماتریدیہ اس خلف وعید یعنی کذب کے مجوز ہیں بلکہ قرآنی آیات بخوبی اس کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ اب کہئے آپ کن میں سے ہیں جو خود مجوز بنتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ کہ اہل سنت وجماعت بڑی شدومد سے اس کے قائل حالانکہ آپ کے مرشدان بزرگ بھی چشم پوشی اور اغماض کر کے مسئلہ خلف وعید کو قدما کا مختلف فیہ لکھ رہے ہیں ؛

آپ نے دو آیات شریفہ اس کے اثبات میں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اور کَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا تفقہ نے الدین کے خلاف تحریر کی ہیں۔ ان کا جواب سنئے۔ ترجمہ آیات کا یہ ہے کہ اللہ تعالے ہر شے یا ہر چیز پر قادر ہے ؛

اب کہئے لفظ شئ یا چیز میں ہر ایک چیز آگئی یا کچھ باقی رہ گیا۔ اور یہ بھی کسی آیت قرآنی یا کسی تفسیر حقانی سے سوچ سمجھ کر کہئے کہ لفظ شئ میں خدا تعالے ابھی داخل ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیوں اور اگر ہے تو پھر اللہ تعالے ایک دوسرے خدا کے پیدا کرنے پر قادر ہے اس سے یہ بھی عقیدہ آپ کا معلوم ہو جائیگا کہ اللہ تعالے ایک دوسرے خدا کے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ مگر افسوس اس پر آپ کی نظر نہیں اور نہ آپ اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور نہ دے سکیں گے ؛

میں کہتا ہوں کہ لفظ شئ میں خداوند تعالے ابھی داخل ہے۔ آپ چونکئے اور گھبرائیے مت۔ لیجئے قرآن شریف سے ثابت کرتا ہوں کہ خداوند تعالے ابھی لفظ شئ میں داخل ہے۔ جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَھَادَۃً قُلِ اللّٰہُ (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کہئے کونسی چیز یا شئے شہادت میں سب سے بہت بڑی ہے کہو اللہ پس اللہ تعالے ابھی آپ کی آیات پیش کردہ میں داخل ہے۔ پس اس سے یہ بات

(د) بلکہ رسولوں کو بھیجا اور ان کا سچ ظاہر معجزوں سے ثابت کیا۔ تو انہوں نے اس کے حکم اور نہی اور وعدہ اور وعید کو خلق میں پہنچایا۔ اس لئے خلق پر رسولوں کو سچا جاننا اور جو وہ احکام لائے ہیں اُن کا ماننا واجب ہے۔ بلفظ صفحہ ۱۷۷۔ سطر ۱۴ ٭

(ھ) خدا تعالےٰ کے حکم سے کافروں کے پاؤں اس پر (صراط) پھسل لیں گے۔ اور دوزخ میں گر جائیں گے۔ اور ایمان والوں کے پاؤں اللہ تعالےٰ کی عنایت سے اس پر جمیں گے وہ دار القرار کو پہنچا دیے جائیں گے۔ بلفظ صفحہ ۱۷۸۔ سطر ۱۲ ٭

(و) پس دوزخ میں کوئی ایماندار ہمیشہ نہیں رہیگا۔ بلفظ صفحہ ۱۷۹۔ سطر ۵ ٭

(ز) جو شخص ان امور پر یقین سے معتقد ہوگا۔ وہ اہل حق اور سنت و جماعت والوں میں ہوگا۔ اور گمراہی اور بدعت والوں کی جماعت سے علیحدہ رہیگا۔ بلفظ صفحہ ۱۷۹۔ سطر ۱۱ ٭

دیکھئے یہ ہے مذہب امام علیہ الرحمۃ کا اور میرا اور تمام اہلسنت و جماعت کا جو آپ کو نصیب نہیں۔ آپنے اپنی ان عبارتوں کے سمجھنے میں سخت ٹھوکر کھائی اور خداوند تعالےٰ کا جھوٹ بولنا اور خلف وعید کا کرنا بے سود نکلا ٭

قولہ۔ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کے صفحہ ۱۷ پر ہے۔

اگر ہمہ منکران عالم و شیاطین جہاں را با ذریت و اتباع او فی المثل بعلیین رساند و تاج قدسی بر سر نہد ہنوز حق کرم او گذار نشود ٭ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۹۶ پر ہے اگر خواہد ہر کہ در روے زمین کافرے و مشرکیست در دریائے رحمت غرق کند ٭ اور جیسی اسی کتاب کے صفحہ ۹۷ پر ہے۔ اگر خواہد کہ در عالم نبی و ولی ہست ہمہ را در سلاسل قہر کشد و خالداً مخلداً در عذاب الیم بدارد ٭ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵۲ پر ہے اے برادر کسے را کار با جبار قہار ہے افتادہ است۔ اگر بہشت را عین دوزخ گرداند و دوزخ را عین بہشت الخ صفحہ ۹/۱۱ سطر ٭

اقول۔ افسوس سے کہتا ہوں کہ آیت یا حدیث پیش کی ہوتی جس سے ثابت ہوتا کہ واقعی خداوند تعالےٰ وعدہ خلافی کیا کرتا ہے۔ اور جھوٹ بولتا ہے یا بولا ہے

کیا کسی ایک بزرگ سالک مجذوب کا قول پیش کرنے سے آپ کا چھٹکارا ہو سکتا ہے؟ اور ایسا قول کہ جس کی تاویل ہو سکتی ہو۔ اور بظاہر شریعت کے خلاف ہو۔ کیا آپ ایسے قول کو مفتی بہ یا علیہ الفتویٰ نے ظاہر روایت سمجھتے ہیں۔ آداب افتاء پڑھے۔ ہاں! عبارات مندرجہ بالا درج کرنے کا مطلب آپ کا یہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ تمام جہاں کے منکروں شیطانوں کو علیین میں داخل کرنے پر قادر ہے اور تمام مشرکین کو دریائے رحمت میں غرق کر سکتا ہے۔ اور وہ جبار و قہار ہے کہ دوزخ کو بہشت اور بہشت کو دوزخ بنادے۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسےٰ و یحییٰ علیہما السلام کو دوزخ میں ڈالدے یا ڈال سکتا ہے۔ نعوذ باللہ منہا پس اس سے اللہ تعالےٰ کا جھوٹ بولنا ثابت ہوا۔ جس کے اہلسنت و جماعت قائل ہیں۔ یہ آپ کا افترا علی اللہ ہے ۞

اس کا جواب بچند وجوہ ہے۔

اوّل شیخ علیہ الرحمۃ نے اپنی تحریر میں کوئی سند قرآن شریف یا حدیث شریف سے نہیں دی۔ جب کوئی سند نہیں ہے تو کوئی بھی مسلمان آدمی اس کے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو شیخ صاحب نے اپنی مجذوبی کی حالت میں لکھ دیا ہو۔ اس پر اعتبار نہیں یا اس کی تاویل کی جائے گی ۞

دوم یہ کہ ان عبارتوں کے شروع میں الفاظ۔ اگر۔ اگر خواہد لکھے ہوئے ہیں۔ جس سے شیخ علیہ الرحمۃ کا منشا ظاہر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ قرآنی آیات کی تفسیر میں بیان کر رہی ہیں۔ کہ نہ تو خدا چاہے اور نہ چاہیگا اور نہ ایسا کرے گا۔ جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

۱۔ فلو شاء لھدٰکم اجمعین (سورۂ انعام) پس اگر ہم چاہتے تمام کو ہدایت کر دیتے

۲۔ ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا۔

۳۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا (انعام) اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے ۞

۴۔ ولو شاء اللہ ما فعلوہ (انعام) اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا کام نہ کرتے ۞

۵۔ ولو شاء لجعلھم امۃ واحدۃ (شوریٰ) اگر ہم چاہتے تو ان کو ایک ہی مذہب پر کر دیتے ۞

۶۔ لو اردنا ان نتخذ لھوًا لاتخذنٰہ من لدنا ان کنا فٰعلین (انبیاء) اگر ہم بیٹا اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اختیار فرماتے اگر ہمیں کرنا ہوتا۔ کیا کوئی اس آیت سے ایسا کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا ممکن ہے۔

۷۔ قل ان کان للرحمٰن ولدٌ فانا اوّل العٰبدین۔ کہدے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر رحمن کے لئے بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کا پوجنے والا ہوتا۔

یہاں کہہ دینا کہ خدا کا بیٹا بھی ممکن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو معاذ اللہ عبادت غیر کا حکم دے۔

یہ سات آیات کافی ہیں اگرچہ متعدد آیات الٰہی ہیں جن سے صاف صاف ظاہر ہے کہ خدا کے چاہنے پر دارومدار ہے۔ پس جب وہ چاہتا ہی نہیں تو پھر یہ فتوے خداوند تعالےٰ پر جھوٹ بولنے کا الزام کس طرح لگایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پھر اسکو خلاف وعدہ کیونکر کہا جا سکتا ہے اور کیوں نہ کرے اس کی کوئی نظیر پیش کرنی چاہیئے کہ فلاں امر اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے خلاف ظاہر کیا ہے اور آیندہ بھی کرے گا۔ جب یہ نہیں تو پھر خدا کے کذب پر دلائل حشویہ پیش کرنا کس اہل سنت کا مذہب ہے۔ واقعی یہ مذہب خوارج اور معتزلہ کا ہے۔ جیسے آگے آئے گا۔ انتظار کیجیئے۔

سوم۔ شیخ علیہ الرحمۃ پر آپ نے کذب باری تعالےٰ کا بہتان لگایا ہے اس تیسری عبارت میں حضرت شیخ نے اپنے مکتوب نمبر ۵۲ میں جو صفحہ ۱۷۰ پر درج ہے۔ ایک اپنے مرید مریض کو تحریر فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ حیاء وقہار ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اگر صفت قہاری ظہور میں لاوے تو کوئی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ اپنی مخلوق میں تصرف کرنے کو ظلم سے تعبیر نہیں کر سکتے پس اس عبارت سے کذب باری تعالےٰ ثابت کرنا نافہمی نہیں تو اور کیا ہے۔

چہارم۔ میں نہیں شیخ علیہ الرحمۃ کی اسی کتاب مکتوبات سے پیش ہوتا ہوں کہ انہوں نے

نے کذب باری تعالیٰ یا خلف وعید کے مسئلہ کا نشد و سے انکار کر کے
بخوبی سمجھا دیا ہے۔ وہ اپنے مکتوب نمبر ۹۸ صفحہ ۳۱۷ پر فرماتے ہیں۔ کہ بھائی
شمس الدین کو واضح ہو کہ اہل سنت کا مسئلہ اتفاقیہ ہے کہ کافروں کے لئے وعید
مطلق ہے اور نیکوں کاروں کے لئے وعدہ مطلق۔ اور گنہگار مسلمان چونکہ کافر
نہیں وہ وعید مطلق کے نیچے داخل نہیں اور وہ بالکل نیکو کار بھی نہیں تو وعدہ
مطلق میں بھی داخل نہیں۔ لیکن معتزلہ فرقہ اس کے خلاف ہے وہ اس مسلمان کو جو نیکو کار
نہیں ہمیشہ کے لئے دوزخی کہتا ہے۔ اور اہل سنت وجماعت اس مسلمان کو
خدا کی مرضی پر چھوڑتے ہیں خواہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے بخش دے۔ یا عدل
سے عذاب کر کے بخش دے اس کو اختیار ہے اس میں خدا تعالیٰ کا جھوٹ بولنا
اور اس میں خلف وعید یا وعدہ خلافی کرنا کہاں پایا جاتا ہے۔ اصل عبارت
ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ تاکہ آپ معتزلہ عقیدہ سے بچیں۔ اور اہل سنت میں داخل
ہوں۔ اور توہین اور گستاخی اللہ تعالیٰ سے محفوظ رہیں ۔

مکتوب نود و ہشتم در وعدہ و وعید صفحہ ۳۱۷

برادر شمس الدین بداند۔ کہ مراہل سنت را اجماع است کہ وعید مطلق کافراں را
است و وعدہ مطلق مومنان را است یا زمومن کہ عاصی باشد کافر نبود تا در تحت
وعید مطلق در آید۔ و نیز الحسن مطلق نیست تا در وعدہ مطلق ویرا ز با بد اندر وے اختلاف
است۔ قول معتزلہ آنست کہ مروے از وعید مطلق است۔ اگر با گناہ ازیں جہاں
بیروں رود جاوداں در دوزخ بماند۔ باز مذہب اہلسنت آنست کہ مر او را موقوف
دارند نہ وعدہ مطلق۔ نہ نہ وعید مطلق حکم وے بر مشیت معلق دارند اگر خواہد
وے را آمرزد واں از روئے فضل بود و اگر خواہد او را عذاب کند و آں از روئے عدل بود۔
و ہیچ حال مومن را در دوزخ خلود نگویند ہر چند عاصی باشد ۔
از عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما منقول است کہ گفت کہ ہر مومن کہ با گناہ رود خدائے
تعالیٰ از سہ کار یکے با لے کند یا برحمت خویش بیامرزد۔ یا بشفاعت پیغمبر بخشد یا بمقدار
گناہ عذابے کند و آخر آزاد کند۔ د مابعی ٥

وھابی ثابت کیا ہے۔ اس میں شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی پکے چہ نج بلکہ اس سے زیادہ لوہے کی طرح وہابی نجدی اور ہندوستان میں بانئے وہابیت ہیں اور سب کے لئے شرعاً لیکا اہل سنت وجماعت سنی حنفی لوہے سے بھی زیادہ مضبوط لقب موزون ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ؁

لیجئے مولوی صاحب آپ کے اعتراضات ہباءً منثوراً ہو گئے۔ اب مفصل طور پر مذہب اہل سنت وجماعت کا اثبات آیات قرآنی اور تفاسیر حقانی اور علم کلام و دیگر کتب معتبرات اور فتاوے علمار ربانی سے تحریر کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالےٰ الزام آپ تام ہوں گے۔ اور آپ کی آنکھیں روشن ہو جائینگی بشرطیکہ خداوند کریم کی توفیق رفیق ہوئی۔ ورنہ چوندھیا ضرور ہو جائینگی۔

فصل اوّل

آیات قرآنی جن سے ثابت ہوگا کہ خداوند تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے کہ اس کا حکم اخبار میں ہرگز نہیں بدلتا

(۱) وعد اللہ لا یخلف اللہ المیعاد۔ وعدہ کیا اللہ نے اور نہ خلاف کریگا اللہ اپنے وعدہ کے ؁ (سورۂ زمر)

(۲) ولن یخلف اللہ وعدہ۔ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کریگا۔ (سورۂ حج)

(۳) ان وعد اللہ حق۔ تحقیق اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے (قصص)

(۴) وعد اللہ لا یخلف وعدہ وعدہ کیا اللہ نے نہیں خلاف کرے گا اللہ اپنے وعدہ کے (روم) ؁

(۵) الا اِنّ وعد اللہ حق۔ خبردار ہو جاؤ واقعی اللہ کا وعدہ سچا ہے (یونس)

(۶) کل کذب الرسل فحق وعید جنہوں نے جھٹلایا پیغمبروں کو پھر ٹھیک ہوئی اُن پر وعید عذاب ؁ (ق)

(۷) وقد قدمت الیکم بالوعید ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید۔ تحقیق بھیجا ہم نے تم پر عذاب۔ میری بات بدلنے والی نہیں اور نہ ہم اپنے

بندوں سے ظلم کرنے والے ہیں ٭ (ق)

(۸) فلن یخلف اللہ وعدہ - اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہ کریگا اور نہ کرتا ہے - (بقرہ) ٭

(۹) فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ من رسلہ - پس تم مت گمان کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہے ٭ (سورۃ ابراہیم)

(۱۰) ان اللہ لا یخلف المیعاد - تحقیق اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کریگا ٭ (آل عمران)

(۱۱) لا یخلف اللہ وعدہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور نہ کریگا ٭ (روم)

(۱۲) من اصدق من اللہ حدیثا اللہ تعالیٰ سے کون زیادہ سچا ہو بات میں (یعنی کوئی نہیں) سورۃ النساء

(۱۳) وعد اللہ حقا ومن اصدق من اللہ قیلا وعدہ اللہ تعالیٰ کا سچا ہے اور کون زیادہ سچا ہے اللہ سے کلام میں یا بات میں - (النساء) ٭

(۱۴) وتمت کلمات ربك صدقا وعدلا تمام ہوئے کلمات تیرے رب کے سچے اور صحیح ٭ (انعام)

(۱۵) وانا لصدقون اور واقعی ہم ضرور سچے ہیں - (انعام)

(۱۶) وعد اللہ المنفقین والمنفقات والکفار نار جھنم خلدین فیھا - اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ منافقین اور منافقات اور کفار ہمیشہ تا ابد دوزخ میں رہیں گے ٭ (توبہ) -

(۱۷) وعد اللہ المؤمنین والمؤمنت جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا وعدہ کیا ہے اللہ پاک نے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو بہشت کا جس کے نیچے نہریں چلتی ہیں کہ وہ ہمیشہ تا ابد اس میں رہیں گے ٭ (توبہ)

(۱۸) أولئك اصحاب الجنۃ ھم فیھا خلدون یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ ہمیشہ اوسی میں رہیں گے ٭ (بقرہ - یونس - ہود)

(۱۹) أولئك اصحب الجنۃ خلدین فیھا (احقاف) یہی لوگ جنتی ہیں ہمیشہ

اسی میں رہیں گے ۞

(۲۰) فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ بس یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اسی میں رہیں گے ۞ (اعراف ۔ یونس ۔ مجادلہ)

ان آیات کے سوا کثرت سے آیات قرآن میں موجود ہیں یہاں ان بیس آیات کو کافی سے زیادہ اس کے لئے سمجھا گیا ہے ۔ ان سے بہمہ وجوہ ثابت ہے کہ جو وعدہ یا وعید یا عہد اللہ تعالے نے اپنے حکم میں فرمایا ہے اس کے خلاف ہرگز ہرگز نہ کرے گا ۔ اس کا حکم قائم اور دائم ہے ۔ بالخصوص اخبار میں اور جو کچھ چاہے وہی ہوتا ہے ۔ اور جس کو نہ چاہے وہ نہیں ہوتا ۔ جو وعدہ اللہ تعالے نے مسلمانوں کے نجات کا کیا ہے ویسا ہی پورا کرے گا ۔ اس میں سر مو فرق نہیں ہوگا ۔ اور وہ وعدہ کفار کے حق میں ہے اس کو بھی ویسا ہی پورا کرے گا اور اللہ تعالے اپنے وعدہ اور وعید میں تمام سچوں سے سچا ہے ۔ وعدہ خلافی اور جھوٹ اس کی شان عالی کے خلاف ہے اور اس کی ذات پاک کے منافی ۔ جس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ خداوند کریم خلف وعید یا اپنے وعدہ کے خلاف کرتا ہے یا کر سکتا ہے یا کذب یا دروغ بولتا ہے یا بولے گا یا بول سکتا ہے یا بولنے پر قادر ہے وہ شخص اہل سنت وجماعت سے خارج بلکہ کافر ہے یہی مذہب اہل سنت وجماعت متقدمین اور متاخرین کا ہے ۔ جو نصوص سے ثابت ہے ۞

فصل دوم ۔ تفاسیر قرانی سے اس بات کا ثبوت کہ خدا تعالے کا وعدہ اور وعید سچا ہے ۔ اس کے خلاف ہرگز نہیں کرتا

(۱) تفسیر قادری جلد دوم صفحہ ۲۴۶ سطر ۱۸ ۔ ان سب (قوم تبع) نے کَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی تمام رسولوں کی ۔ اسواسطے کہ انبیاء علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہیں ۔ تو ان میں سے ایک کی تکذیب ان سب کی تکذیب ہوتی ہے ۔ پس جب اس قوم کے لوگوں نے انبیا کی تکذیب کی ۔ فَحَقَّ وَعِيْدِ تو سلم ہو گئی اور نازل ہوئی ان پر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب کا ہم نے کیا تھا ۔ بلفظہٖ ۔

اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اس لئے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے تو واجب ہوا کہ اللہ تعالے کو اس سے منزہ مانیں۔ اسکے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہے۔ وجہ یہ کہ کذب الوہیت کی ضد ہے اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہے وہ سب اللہ تعالے کے لئے عیب ہی اور اسکی شان میں محال عقلی ہے ❊

(۲۵) شرح مسلم الثبوت[1] میں مولانا نظام الدین سہالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ الکذب نقص لان ما ینافی الوجوب الذاتی من الاستحالات العقلیۃ بذالک اثبت الحکماء الذین ہم غیر متشرعین بشریعۃ الاستحالۃ المذکورۃ فان الوجوب والکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اھ ملخصاً۔ یعنی جھوٹ بولنا عیب ہے کہ جو کچھ خدا ہونے کے منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے۔ اسی دلیل سے وہ حکماء تک اسے محال جانتے ہیں جو کسی شریعت پر ایمان نہیں رکھتے۔ کہ خدائی اور دروغگوئی کہ جمع ہوں گے۔ جیسا کہ علم کلام میں ہے ❊

(۲۶) فواتح الرحموت[2] میں ملک العلما مولانا بحر العلوم عبد العلی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صادق قطعاً لاستحالۃ الکذب ھناک۔ یعنی اللہ تعالیٰ یقیناً سچا ہے کہ وہاں کذب محال ہے ❊

توضیح صحیح و تضیح بر خلف وعید

بعض کتب دینیہ میں خلف وعید کو جائز لکھا ہے۔ سو اس کے معنی و مطلب یہ ہے کہ خلف وعید گنہگار مسلمانوں کے لئے ہے جو بطور فضل و عدل کے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ لیکن وہابیہ اور معتزلہ کفار کی وعید کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کے لئے جو خلف وعید سمجھتے ہیں۔ وہ خلف وعید نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالے کا حکم ہے جیسے صفحہ $\frac{14}{15}$ میں لکھا جا چکا ہے مثلاً ایک بادشاہ اپنے ملک میں یہ حکم جاری کرے کہ جھوٹ بولنے والا آدمی چھ ماہ کے لئے جیلخانہ میں بھیجدیا جاویگا۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی حکم جاری کیا گیا ہے کہ ہم جسکو چاہیں گے معاف بھی کر دیویں گے۔ تو بتلاؤ کہ اگر وہ بادشاہ جھوٹ بولنے والے کی سزا معاف کر دے تو کیا وہ جھوٹا سمجھا جائیگا۔ اور بادشاہ

[1][2] سبحٰن السبوح مؤلفہ اعلیحضرت فاضل بریلوی مدظلہ العالی صفحہ $\frac{15}{16}$ منہ ❊

کی قدر و منزلت کم ہو جائیگی - ہرگز نہیں - اہلسنت وجماعت کا صحیح مذہب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ اور وعید میں بالکل سچا ہے اس کے خلاف ہرگز نہیں کریگا. اور یہ قدرت کے بھی نیچے داخل نہیں - بلکہ وہ داخل ہونے کی قابلیت ہی نہیں رکھتا - کیونکہ محال قدرت کے نیچے داخل نہیں ہے - جیسے ظاہر ہوگا -

(۲۷) تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی علیہ لکھتے ہیں :-

قال ابو عمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ما تقول فی اصحاب الکبائر قال اقول ان اللہ منجز ایعادہ کما ھو منجز وعدہ قال ابو عمرو انک رجل اعجمی لا اقول اللسان ولکن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لوما وعن الایعاد کرما والمعتزلة حکوا ان ابا عمرو بن العلاء لما قال ھذا الکلام قال لہ عمرو بن عبید یا ابا عمرو فھل یسمی اللہ مکذب نفسہ قال لا قال فقد سقطت حجتک قالوا فانقطع ابو عمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو ان یجیب عن ھذا السوال ان ھذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی جمیع الوعیدات مشروطة بعدم العفو فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالیٰ اھ ملخصا - یعنی امام ابو عمرو بن العلاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا کہ اہل کبائر کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے - کہا میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی وعید ضرور پوری کرے گا - جیسے کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائیگا - امام نے فرمایا کہ تو عجمی ہے بلکہ دل کا عجمی ہے عرب وعدہ سے رجوع کو نالائق جانتے ہیں اور وعید سے درگذر کو کرم - معتزلہ حکایت کرتے ہیں کہ پھر عمرو نے جواب دیا کیا خدا کو اپنی ذات کا جھٹلانیوالا ٹھہرایے گا امام نے فرمایا نہ عمرو نے کہا تو آپ کی حجت ساقط ہوگئی - اس پر امام بند ہوگئے اب امام رازی فرماتے ہیں، میرے نزدیک امام یہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض تو جب لازم آتا وعید یقینی بلا شرط ہوتی اور میرے مذہب میں سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط ہیں - تو خلف وعید سے معاذ اللہ کلام الٰہی میں کذب کہاں لازم آیا :-

۵؎ سبحن السبوح صفحہ ۹۵ - منہ :-

فصل چہارم دیگر کتب دینیہ اہل سنت وجماعت سے خلف وعید یا کذب باریتعالے کے ناجائز ہونیکا ثبوت

(۱) فتوح الغیب کی شرح فارسی شیخ محقق محمد عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مقالہ ۴۴ صفحہ ۲۵۵/۲۵۶ اشکال درین جا اینست کہ فرمودہ اند وعدہ کہ بعد از درگاہ خداوندی میرود گاہے وفا کردہ نمی شود وآں موعود بالیشاں رسانیدہ نمی شود پس این خلاف در وعدہ حق لازم می آید وآں باتفاق روا نبود الخ بلفظ ؎

(۲) غنیۃ الطالبین حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰،

اما الفصل الاول فیما لا یجوز اطلاقہ علی الباری عز وجل من الصفات ویستحیل الخ. یعنے پہلی فصل جس میں وہ باتیں ہیں جن کو اللہ تعالے پر اطلاق کرنا جائز نہیں اور وہ اسکی صفات میں محال ہیں۔ اس میں بہت باتیں لکھکر حضرت غوث پاک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے پر جھوٹ محال ہے ؎

(۳) غنیۃ الطالبین حضرت پیران پیر علیہ الرحمۃ صفحہ ۶۵۱۔ قولہ اجیب واستجیب خبر والخبر لا یعترض علیہ النسخ لانہ اذا نسخ صار مخبر کاذبا وتعالے اللہ عن ذالک علوا کبیرا وخبر اللہ تعالے لا یقع بخلاف مخبرہ الخ بلفظ۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں قبول کرتا ہوں اور استجیب خبر ہے انشاء نہیں اور خبر پر نسخ عارض نہیں ہوتا کیونکہ اگر خبر منسوخ ہو جائے تو مخبر (خبر دینے والا) جھوٹا ہو جائے گا۔ اور خداوند تعالیٰ اس سے بزرگ اور بلند ہے پاک ہے اور اللہ تعالے کی خبر خلاف واقع نہیں ہو سکتی ؎

(۴) مکتوبات حضرت شیخ احمد علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی کا مکتوب نمبر ۲۶۶۔ عقائد اہل سنت وجماعت جلد اول میں فرماتے ہیں

و تعالے از جمیع نقائص وسمات حدوث منزہ ومبرا است۔ بلفظ۔

(۵) ایضاً۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ جلد اول۔ اردو ترجمہ یہ ہے۔ اور آیت کریمہ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ خلف وعدہ کی خصوصیت پر دلالت نہیں کرتی ہو سکتا ہے کہ اس جگہ وعدہ خلافی کے نہ ہونے کا اقتصار والخصار

اس سبب سے ہو کہ وعدہ سے اس جگہ مراد رسولوں کی نصرت اور فتح اور کفار پر ان کا غلبہ ہے اور یہ بات وعدہ اور وعید پر متضمن ہے یعنے رسولوں کیلئے وعدہ ہے۔ اور کفار کیلئے وعید بس گویا اس آیت میں خلف وعدہ کی بھی اور خلف وعید کی بھی نفی ہے۔ فالآیۃ مستشھد علیہ لہ نیز وعید میں خلاف ہونا وعدہ کی طرح کذب کو مستلزم ہے اور یہ بات حق تعالٰے کی بلند بارگاہ کے مناسب نہیں یعنے حق تعالٰی نے ازل میں جان لیا تھا کہ کفار کو ہمیشہ کا عذاب نہ دوں گا اور پھر باوجود اس بات کے کہ کسی مصلحت کے لئے اپنے علم کے خلاف کہدیا کہ ان کو ہمیشہ کا عذاب کروں گا۔ اس امر کا تجویز کرنا نہایت ہی برا ہے بلفظ اردو ترجمہ مکتوبات جلد اول صفحہ ۵۱۹ ش

(۶) حسن العقیدہ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

ولا یصح علیہ الحرکۃ والانتقال والتبدل فی ذاتہ ولا فی صفاتہ ولا الجھل ولا الکذب۔ بلفظہ صفحہ ۲ سطر ۴۔ یعنے اللہ تعالٰے پر حرکت کا کرنا یا انتقال کرنا یا بدلنا صحیح نہیں ہے۔ نہ ذات میں نہ صفات میں اور نہ جہل اور نہ جھوٹ اس میں ہے۔

(۷) شرح فقہ اکبر ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری صفحہ ۱۴۸۔

مطبوعہ گلزار محمدی لاہور۔ ومنھا ان خلف الوعید کرم فیجوز من اللہ تعالٰے والمحققون علی خلافہ کیف ھو تبدیل القول وقد قال اللہ تعالٰی ما یبدل القول لدی ای بوقوع الخلف فیہ یعنی لا تبدیل ولا خلف القول فلا یطمعون ان ابدال وعیدی بلفظہ، یعنے بعض کا قول ہے کہ خلف وعید کرم ہے اس لئے اللہ تعالٰے کے لئے اس کا کرنا جائز ہے۔ لیکن محققین اسکے خلاف ہیں یعنی جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالٰے اپنے قول کو تبدیل کرے۔ اور تحقیق فرمایا اللہ تعالٰی نے کہ میرا قول تبدیل نہیں ہوتا یعنے اس میں خلاف وعدہ وعید وقوع میں نہیں آتا ہے۔ یعنے میری بات میں نہ تو خلاف ہے اور نہ تبدیلی اور یہ خیال مت کرو کہ میں اپنی وعید کو تبدیل کرتا ہوں یا کرنے والا ہوں۔

(۸) شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۶۹۔ انہ لا یوصف اللہ تعالٰے بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ وعند المعتزلۃ انہ یقدر ولا

یا دیگر ے جز و جو بیں آئے ۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ہ
الراقم عبداللہ لودھیانوی ۔ بلفظہ ✽

(۱۶) اللہ تعالٰے فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ یعنے خبردار ہو جاؤ اور ہوش کرو اللہ تعالٰے کا وعدہ سچا ہے (اس کے خلاف ہرگز نہ کریگا) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے ✽

اس میں ایک خاص نکتہ ہے وہ یہ کہ جملہ آیت شریفہ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ہ کے اعداد جمل (۱۱۱۰) گیارہ سو دس ہیں ۔ اور ادھر جماعت جموع ہند وہابیہ نجدیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ کے بھی وہی اعداد جمل گیارہ سو دس (۱۱۱۰) ہیں ۔ جو خلف وعید و وعدہ کے قائل ہیں ۔ ✽

(۱۷) اب میں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال دکھلاتا ہوں جو آپکے برادران کے برادر ہیں اس سبب سے آپ کے بھی بھائی ہوئے گو اس وقت کافر و مرتد ہیں ۔

(الف) براہین احمدیہ مصنفہ قادیانی صفحہ ۱۲۴ ۔ باقی سب موحد اس قصور سے جو خدا کو ہر ایک طرح کے نقصان سے جو اس کے کمال تام کے منافی ہے پاک سمجھتے تھے ۔ بلفظہ صفحہ ۱۲۴ ۔ سطر ۷ ۔ ✽

(ب) براہین احمدیہ ایضا صفحہ ۲۲۳ سطر ۴ ۔ خدا کے کلام کے لئے یہ شرط ضروری ہے کہ جیسے خدا اپنی ذات میں سہو اور خطا اور کذب ، اور فضول اور ہر ایک نقصان اور نالائق امر سے منزہ ہے ایسا ہی اس کا کلام بھی ہر ایک سہو اور خطا اور کذب اور فضول اور ہر طرح کے نقصان اور نالائق حالت سے منزہ اور پاک چاہیئے ۔ بلفظہ ۔

(ج) سرمہ چشم آریہ صفحہ ۵۶ ۔ سطر ۲۱ ۔ خدا کی بزرگی اور عظمت کے موافق یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ اس سے ہونا ثابت ہے وہ قبول کیا جائے اور جو کچھ آئندہ ثابت ہو اس کے قبول کرنیکے لئے آمادہ رہیں ۔ اور بجز امور منافی صفات کمالیہ حضرت باری عزاسمہ کے سب کاموں پر اس کو قادر سمجھنا چاہیئے ۔ بلفظہ ✽

(د) برکات الدعا قادیانی صفحہ ۳ ۔ سطر ۳ ۔ ہمارا خداوند تعالٰے ایسا قادر مطلق ہے وہ تمام ذرات عالم اور ارواح اور جمیع مخلوقات کو پیدا کرنیوالا اس کی قدرت کی نسبت اگر کوئی سوال کرے تو بجز ان خاص باتوں کے جو اسکی صفات کاملہ اور مواعید

صادقہ کے ہوں باقی سب امور پر وہ قادر ہے۔

(۱۸) مختصر کیفیت مناظرہ درمیان مولانا حضرت غلام دستگیر علیہ الرحمۃ قصوری سنی حنفی قادری ہاشمی اور مولوی خلیل احمد صاحب۔ دیوبندی۔

مقام ریاست اسلامیہ بہاول پور واقع ۱۳۰۶ھ

کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل۔ اس کتاب کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ غیر مقلدین کی طرف سے ایک استفتاء مولود شریف وفاتحہ خوانی وغیرہ مسائل میں شائع ہوا تھا۔ مولوی رشید احمد صاحب نے معہ دیگر مولویان دیوبند نا کے اس کے حرام ہونے اور کفر پر فتویٰ دیا۔ اور مولود شریف وقیام تعظیمی کی تشبیہ اہل ہنود کے کنھیا کے جنم سے دی۔ اس پر مولوی عبد السمیع چشتی امدادی مرحوم نے ایک کتاب مسمی انوار ساطعہ در بیان مولود و فاتحہ نہایت تہذیب کے ساتھ لکھی۔ اور نہایت مدلل قرآن وحدیث وغیرہ ادلہ سے جوابات دیگر اسکو سنت ومستحسن ثابت کیا۔ اور اکثر علماء عرب وعجم نے اسکو پسند فرما کر تصدیق کیا۔ تب اُسکے رد وجواب میں مولوی خلیل احمد اور مولوی رشید احمد صاحبان نے نہایت غضب اور غیظ میں آکر خلاف تہذیب کتاب براہین قاطعہ لکھی ان دنوں میں مولوی خلیل احمد صاحب ریاست بہاولپور میں اول مدرس عربی تھے۔ اس پر مولانا غلام دستگیر صاحب علیہ الرحمۃ نے کتاب دیکھکر مولوی خلیل احمد صاحب ریاست بہاولپور پر تعاقب فرمایا۔ وہ مرد خدا کتاب کو لیکر ریاست بہاولپور میں پہنچے۔ بمنظوری جناب نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور ماہ شوال ۱۳۰۶ھ میں مناظرہ مسائل پر ہوا۔ اور مولوی خلیل احمد صاحب مغلوب ہوئے اور سخت ذلت کے ساتھ ریاست موصوف سے نکالدئے گئے۔ اسی وقت علماء پنجاب نے یوں فتوے دیا کہ یہ شخص خلیل احمد معہ معاونین کے وہابی ہے اور اہلسنت سے خارج ہے فتوے مذکور طبع ہو کر شائع ہو گیا۔

اس کے بعد مولانا غلام دستگیر علیہ الرحمۃ تمام کاغذات بحث کو جو تحریری ہوئی تھی لے کر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو تشریف لے گئے۔ اور آخیر ماہ شوال ۱۳۰۷ھ ہجری میں بروقت اقامت مکہ معظمہ کے ان کاغذات بحث کا عربی میں ترجمہ کر کے روبرو علمائے مکہ معظمہ کے پیش کیا۔ ان کی تصدیق کے بعد جب آپ